سوال

کیاتارک نماز کے بارے میں لوگوں کو بتانا جائز ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب بعض لوگوں کے بارے میں مجھے یہ علم ہو کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کا زکر کرتے ہیں ۔ بلکہ اس کی بجائے وہ ایسے بُرے اعمال کرتے ہیں ۔ جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہیں ۔ توکیا یہ جائز ہے کہ میں انہیں سرزنش کروں تاکہ لوگوں کو بھی ان کے بارے میں معلوم ہوجائے یا یہ جائز نہیں ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے تو آپ پر یہ واجب ہے کہ اسے نصیحت کریں کہ وہ ان کاموں کو کرے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ۔ اور ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ۔ اگر وہ بات مانے خواہ آہستہ آہستہ ہی صحیح تو اس کے ساتھ مقدور بھر نصیحت کا یہ سلسلہ جاری رکھو ورنہ مقدور بھر اس سے اجتناب کروتاکہ فتنہ سے بچ سکواور منکر سے کنارہ کشی کرسکواور پھر اس کے بعد وہ شخص واجبات میں جو کوتاہی کرتا ہے ۔ اور منکرات کو بجالاتا ہو اس کے بارے میں لوگوں کو بوقت ضرورت بتاسکتے ہو تاکہ لوگوں کو اس کے بارے میں صحیح صورت حال کا علم ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں ۔ اور اگر کوئی شخص اس کے ساتھ پڑوس اختیار کرنے یا کاروبار میں شراکت کرنے یا مثلاً ایسے شخص کو کسی خدمت وغیرہ کےلئے رکھنے کی وجہ سے آپ سے مشورہ کرے یا آپ کو کسی کے بارے میں یہ خدشہ ہو کہ وہ اس کے جال میں پھنس جائے گا یا اس کے شر میں بتلا ہوجائے گا ۔ تو ان تمام صورتوں میں لوگوں کو اس کے حال سے آگاہ کرنا واجب ہے ۔ تاکہ اچھے لوگوں کو اس کے شر سے بچایا جاسکے اور اس کے بارے میں یہ توقع ہو کہ جب اچھے لوگ اس سے کنارہ کشی اختیار کریں گے تو شاید یہ بھی اپنی اصلاح کرسکے گا ۔ یہ جائز نہیں کہ آپ اس کے بُرے سیرت کردار کو اپنے لئے یا لوگوں کےلئے مثال قرار دیں یا مجلسوں اور محفلوں میں اس کا مذاق اڑاتے پھریں کیونکہ اس طرح بھی شر پھیلتا ہے ۔ لوگ بے حس ہوجاتے ہیں ۔ اور بری باتیں سنتے سنتے برائی کا احساس ختم ہوجاتا ہے ۔ اور یہ بھی جائز نہیں کہ اسے بہت ہی بُرا ثابت کرنے کےلئے آپ اس کی طرف ایسی ایسی برائیاں اور ایسے ایسے بدترین اعمال منسوب کریں جو اس نے کئے ہی نہ ہوں کیونکہ یہ کذب اور بہتان ہے ۔ اور اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص474

محدث فتویٰ